تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

فتاویٰ رضویہ

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

فہو مرسل لکن روی ابن المبارک و ابن الجوزی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما لم یکن للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوءہ ضوء السراج۔[1]

میں سے ہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے۔ لیکن ابن مبارک اور ابن جوزی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا کہ آپ کا سایہ نہ تھا آپ جب سورج کی روشنی یا چراغ کی روشنی میں قیام فرماتے تو آپ کی چمک سورج اور چراغ کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔ (ت)

فاضل محمد بن صبان اسعاف الراغبین میں ذکر خصائص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں لکھتے ہیں،

وانہ لافیئ لہ[2] (بے شک آپ کا سایہ نہ تھا۔ ت)

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں : ؎

چوں فنائش از فقر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود[3]

(جب اس کی فنا فقر سے آراستہ ہوجاتی ہے تو وہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرح بغیر سایہ کے ہوجاتا ہے۔ ت)

ملک العلماء بحر العلوم مولانا عبدالعلی قدس سرہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

در مصرع ثانی اشارہ بمعجزہ آں سرور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم است کہ آں سرور را سایہ نمی افتاد۔[4]

دوسرے مصرع میں سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا۔

یہاں اس مسئلہ مسلمہ کے منکر وہابیہ ہیں اور اسمٰعیل دہلوی کے غلام اور اسمٰعیل کو غلامی حضرت مجدد کا ادعاء اور حضرت شیخ مجدد جلد ثالث مکتوبات مکتوب صدم میں فرماتے ہیں :

اورا صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سایہ نبود و درعالم

رسول انور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۲۲۰

[2] اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی واہل بیتہ الطاہرین الباب الاول مصطفی البابی مصر ص ۷۹

[3] مثنوی معنوی در صفت آں بیخود کہ در بقائی حق فانی شدہ است الخ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۱۹

[4]